علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت

اور

اُس کے احکام

مترجم : معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ کراچی

فہرست مضامین

(گامزن) نہ ہوں وہ اس کاروادر انکار نہ کریں (بلکہ اس کو دیکھ کر) خاموش رہیں۔ اسی کو رواج کہا جاتا ہے۔

قَرنِیْ کا مفہوم

اور کلمہ "خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ" (میری امت میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں) جو کہ پہلی حدیث میں آیا ہے، اس سے بھی یہی معنی حاصل ہوتے ہیں کیونکہ "خیریت" کی نسبت "قَرنِیْ" کی طرف کرنے سے عرف میں یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ اس قرن (زمانہ) کی مروجہ رسمیں اچھی ہی ہوں گی، یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس زمانہ کے لوگوں میں سے ہر فرد کا ہر فعل خیر (اچھا و نیک) ہی ہوگا۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ "محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ میں شاہجہاں آباد (دہلی) کے لوگ فضول خرچ تھے" تو اہل زبان اس سے یہی سمجھیں گے کہ دہلی والوں میں شادی، غمی (ماتم)، اکل و طعام اور لباس و مکانات کے سلسلہ میں جو رسمیں (اس زمانہ میں) مروج تھیں ان میں فضول خرچی پائی جاتی تھی، اگرچہ ان میں سے بعض اکا دکا لوگ ان مذکورہ رسموں سے بچے ہوئے ہوں، یا گنوار لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو شہر دہلی میں سکونت رکھتی تھی وہ ان مذکورہ رسموں سے اجتناب کرتی ہو، اور اسی اجتناب کی وجہ سے اور ان رسموں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ان لوگوں کو اس زمانہ میں طعنے دیئے جاتے ہوں اور ملامت کی جاتی ہو۔ چنانچہ جملہ ثُمَّ یَظْهَرُ الْكَذِبُ (جھوٹ پھیل جائے گا) جو اسی مذکورہ بالا حدیث کی سنن نسائی والی روایت میں آیا ہے اس معنی کی واضح دلیل ہے کیونکہ ثُمَّ یَظْهَرُ الْكَذِبُ (پھر جھوٹ ظاہر ہو کر پھیلے گا) فرمایا، ثُمَّ یُوْجَدُ الْكَذِبُ (پھر جھوٹ پایا جائے گا) نہیں فرمایا پس اس کلمہ

سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قرون ثلٰثہ[1] اور بعد کے دیگر تمام زمانوں میں ظہور کذب یعنی جھوٹ پھیل جانے کا فرق ہے یعنی بعد کے زمانوں میں جھوٹ پھیل جائے گا اور قرون ثلاثہ میں نہیں پھیلے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرون ثلاثہ میں جھوٹ ہوگا ہی نہیں یا ان بابرکت تین زمانوں (قرون ثلاثہ) میں کوئی شخص جھوٹ بولے گا ہی نہیں۔ (بلکہ یہ مطلب ہے کہ ان تین زمانوں میں جھوٹ عام نہیں ہوگا جیسا کہ بعد کے زمانوں میں ہوگا)۔

نیز یہ بات رئیس العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کے اس فتوے کی رو سے بھی ثابت ہوتی ہے جس میں آپ نے استمداد کو مُردوں سے دعا کرنے اور مدد طلب کرنے کے معنی میں لے کر بدعت کی قسم میں شمار کیا ہے، حالانکہ استیعاب کے مصنف (علامہ ابن عبدالبرؒ) نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک اعرابی (بدو، گنوار) نے جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک سے بارش برسنے کی دعا (دعائے استسقاء) کی تھی۔ اب دیکھئے، حالانکہ یہ کام اس مبارک زمانہ (قرن خیر) میں واقع ہوا، لیکن چونکہ اس اعرابی کا کام اور فعل اس قرن میں مروج نہیں تھا لہٰذا بدعت شمار ہوا۔[2]

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مُحدَث (نئی نکالی ہوئی چیز یا بدعت) اس کو کہتے ہیں جو جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت زمانہ میں نہ تو خود وجود میں

---

[1] قرون ثلاثہ عہد رسالت اور عہد صحابہ اور عہد تابعین و تبع تابعین کو کہتے ہیں ۱۲ مترجم

[2] یعنی استمداد محمدیہ نے بدعت شمار کیا، کیونکہ اس بابرکت عہد کے لوگوں نے اس کام کو پسند نہیں کیا۔ اگر یہ کام اس عہد کے لوگوں میں رواج پا لیتا تو بدعت شمار نہ ہوتا ۱۲ مترجم

أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ
دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ
كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ
ذَالِكَ تَامًّا - قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ
مِنْ ذَالِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ
الحدیث ؎۱

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ (الآیہ)۔ (وہی ذات
ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور
دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام
دینوں پر غالب کر دے۔ اگرچہ (یہ بات)
مشرکوں کو کتنی ہی بری لگے) تو میں سمجھتی
تھی کہ یہ بات پوری ہو گی۔ آپ نے فرمایا بے
شک اس میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے گا
واقع ہو کر رہے گا۔ (آخر حدیث تک)

آپؐ نے خبر دی ہے کہ آخر کے چند ادوار میں سنت پھیلے گی اور دین کو رواج ملے گا، اور ان ادوار یا قرون کو آپ نے (خیر القرون قرار دیتے ہوئے) فرمایا ہے:

خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ ـ

میری امت میں سب سے اچھا میرا زمانہ ہے، پھر ان
لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے (تابعین)،
پھر ان کا جو ان کے بعد آئیں گے (تبع تابعین)۔

اس قسم کی اور بہت سی احادیث میں آپؐ نے تین زمانوں کی تشریح فرمائی ہے۔ ؎۲

؎۱ مشکوٰۃ، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس ۱۲۔

؎۲ ملاحظہ ہو، مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃؓ۔ نیز کتاب الامارۃ والقضاء، باب الاقضیۃ والشہادات ۱۲

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ
جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
(النسآء: ۱۱۵)

اور جو کوئی ہدایت کا راستہ واضح ہونے
کے بعد رسول خدا (کے حکم) کی خلاف ورزی
کرے گا اور مومنوں کے راستہ کے خلاف
دوسرے راستہ پر چلے گا تو جدھر وہ مڑے گا
ہم ادھر ہی اس کو موڑ دیں گے اور اس کو
جہنم میں ڈال دیں گے جو بہت برا ٹھکانہ
ہے۔

تو اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اجماع کی پابندی کرنے کو اتباع سنت کے واجب ہونے کے حکم سے ملا دیا ہے، یعنی سنت کی طرح اس کے اتباع کو بھی واجب قرار دیا ہے۔

لہٰذا اب واضح ہو گیا کہ (بعض) متواتر احادیث میں جو بدعت کا لفظ آیا ہے اس سے یہی معنی مراد ہیں اور وہ انہی معنی میں استعمال بھی ہوا ہے۔ پس لازمی طور پر بدعت کا لفظ مذکورہ معنی کی نسبت سے ایک شرعی حقیقت ہے۔ خارجی قرائن کی غیر موجودگی میں اس لفظ کو اسی معنی پر محمول کرنا واجب ہے۔ لیکن کسی اور معنی میں اس کو استعمال کرنا اس کا مجازی استعمال کہلائے گا جس کے لئے خارجی قرائن کی ضرورت ہو گی۔ (ان خارجی قرائن کے بغیر اس کو مجازی معنی میں نہیں لے سکتے)

جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قول میں